حالات حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

اس غیر مطبوعہ کا مسودہ کا ذکر ''علم کے موتی'' مطبوعہ
کراچی مئی 2004 ص 79 نمبر شمار 491 پر ہے

حضرت علامہ الحاج المفتی
فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

کتب خانہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
0313 - 8222336
0321 - 4716086

حالات حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

امابعد!

قربِ قیامت میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کے متعلق اسلامی عقیدہ نہایت ہی واضح ہے (جو فقیر آگے چل عرض کریگا) مگر بعض فرقے ان کے متعلق اپنا اپنا رنگ پیش کرکے اہل اسلام کے مسلمہ عقیدے میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں بعض بدبخت تو مہدیت کا دعویٰ کرکے امت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر ان کا عبرتناک حشر دنیا نے دیکھا آگے بھی اگر کوئی سرپھرا مہدیت کا دعویٰ کریگا اس کا انجام بد سے بدتر ہوگا فقیر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق اسلام کا نکتہ نظر عرض کرتا ہے اپنے اہل اسلام بھائیوں سے اپیل کرتا ہے کہ کسی بہکاوے میں نہ آئیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا عقیدہ درست رکھیں۔

انتباہ اُویسی غفرلہ

بہت سے لوگ امام مہدی پر علیہ السلام کہتے لکھتے ہیں یہ غلط ہے شیعوں کا طریقہ ہے۔ علیہ السلام وغیرہ انبیاءِ عظام اور ملائکہ کرام کے علاوہ کسی کے لئے علیہ السلام لکھنا

پڑھنا مکروہ ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''کراہت علیہ السلام لغیر الانبیاء والملائکۃ الکرام'' اُویسی غفرلہ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہمارا عقیدہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ حضور نبی کریم ﷺ کی آولاد میں سے حسنی سیّد ہوں گے۔ جب دُنیا میں کُفر پھیل جائے گا اور اِسلام حرمین شریفین (مکہ مکرمہ مدینہ منورہ) کی طرف سمٹ جائے گا، اولیاء وابدال وہاں کو ہجرت کر جائیں گے۔ ماہِ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے وہاں اولیاء حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ انکار فرمائیں گے۔ غیب سے ندا آئے گی:

ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیْ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَ اَطِیْعُوْہ۔

یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

لوگ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دہاتھ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیرو برکت کا ہوگا۔ زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔

☆ امام مہدی والد کی طرف سے حسنی سید ہوں گے والدہ کی طرف سے حسینی، آپ کے اصول میں کوئی والدہ حضرت عباس کی اولاد سے ہوں گی لہٰذا آپ حسنی بھی ہیں حسینی بھی اور عباسی بھی لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

نام ونسبت

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء رسالہ

حشریہ میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔

حشریہ رسالہ بنام قیامت نامہ (فارسی) میں مجتبائی دہلی سے چھپا اور اردو میں ''علاماتِ قیامت'' کے نام سے کراچی (باب المدینہ) اصح المطابع نور محمد کتب خانہ آرام باغ میں بار بار چھپ رہا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۴۴ھ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی آپ کو جابر بمعنی ظالم لوگوں پر غلبہ پانے والا بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۴ھ نے فرمایا کہ مہدی کا مطلب یہ ہے کہ آپ گمراہ مخلوق کو ہدایت پر جمع کریں گے۔ (حج الکرامہ صفحہ ۲۵۲، فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۳۶)

کنیت ونسبت کی تحقیق

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۴۴ھ میں ہے کہ روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ میں ہے کہ آپ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے بعض روایات میں ہے کہ اولاد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں گے پھر اختلاف ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے کس شہزادہ کی اولاد سے ہوں گے بعض روایات میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے بعض روایات میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔

اضافہ اُویسی حضرت علامہ ابن حجر کی تحقیق انیق

آپ یقینی طور پر حضرت امام مہدی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے متعلق لکھ کر ایک نکتہ بھی تحریر فرماتے ہیں اور ساتھ دوسری روایات کو بیکار سمجھتے ہیں چنانچہ فرمایا علماء محققین نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی کا حضرت حسن رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہونا کسی حکمت سے خالی نہیں ہے۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۴ھ اور دوسرے علماءِ اُمت لکھتے ہیں:

وکان سره ترك الحسن الخلافةلله عزوجل شفقةً على الامة فجعل الله القائم بالخلافة الحق عندشدة الحاجة اليها من ولده ليملاء الارض عدلاً ورواية من كونه من ولد الحسين واهية جداً۔ (صواعق المحرقہ، صفحہ ۱۶۸، نبراس صفحہ ۵۲۴)

اس میں راز یہ ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالصاً للہ اپنی خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کردی تھی اور مسلمانوں کو خون ریزی سے بچالیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے ان کی نسل سے ایسا خلیفہ پیدا کیا جو تمام زمین کا بادشاہ ہوگا اور عدل سے ملک کو بھر دے گا۔ جس روایت میں ہے کہ حضرت مہدی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسل سے ہیں وہ بالکل ناقص روایت ہے۔

اسی طرح جن جن روایتوں میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے حضرت مہدی کے ہونے کا خلاف پایا جاتا ہے وہ بالکل نکمی اور جھوٹی روایتیں ہیں بعض علماء نے ان میں تطبیق سے کام لیا ہے۔

تطبیق الروایات

روایات مختلفہ مذکورہ کی تطبیق یوں ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی جیسے سیدنا شیخ عبدالقادر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنی بھی ہیں اور حسینی بھی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجیب الطرفین ہوں گے جیسے حضور غوثِ اعظم نجیب الطرفین ہیں۔ یونہی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کا بھی یہی مطلب ہے کہ آپ کے اوپر کے نسب میں کسی جگہ کوئی خاتون حضرت عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گی اس اعتبار سے اولاد العباس روایات مین آیا ہے تو کوئی حرج نہیں حقیقت وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

فائدہ

علاوہ ازیں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ایک اور مہدی موسوم ہے اس کے سیاہ جھنڈے خراسان سے آئیں گے جیسے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جھنڈے آئیں گے اس کی تفصیل آئے گی۔

مولد شریف

آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی (رواہ ابونعیم) تذکرۃ القرطبی میں ہے آپ کا مولد بلادِ مغرب ہے وہاں سے تشریف لائیں گے سمندر عبور کر کے (آئندہ کاروائی جاری فرمائیں گے)

لقب امام مہدی رضی اللہ عنہ

آپ کا یہ لقب اس لئے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق کی ہدایت بخشی دوسرا لقب جابر ہے اس لئے کہ آپ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبر قلوب فرمائیں گے غلط اور ٹوٹے دلوں کو سنواریں گے یا اس لئے کہ جابر وظالم لوگوں پر قہر وغضب فرمائیں گے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے یعنی نیست ونابود فرمائیں گے۔

مسند عبدالرزاق میں مذکورہ بالا وجوہ کے علاوہ دو وجہیں اور لکھی ہیں:

انما سمی المهدی لانه یهدی لامر قد خفی یستخرج التابوت من ارض یقال لها انطاکیه۔

مہدی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت امام موعود کی راہنمائی ایک مخفی امر کی طرف کی جائے گی اور آپ سرزمین انطاکیہ سے تابوت سکینہ نکال لائیں گے۔

اسی کتاب میں اس کی ایک اور وجہ بھی بیان کی گئی ہے:

انما سمی المهدی لانه یهدی الی جبل من جبال الشام یستخرج منه اسفار توراة ایحاج بها الیهود فیسلم علی یده جماعة من الیهود۔

مہدی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کی راہنمائی شام کے ایک ایسے پہاڑ کی طرف کی جائے گی جس سے وہ اسفار تورات نکال لائیں گے جو یہودیوں کے سامنے بطور دلیل پیش کئے جائیں گے جس سے یہودیوں کی ایک جماعت آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرے گی۔ (مسند عبدالرزاق جلد ۱۱ ص ۳۷۲)

حلیہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

وہ گندمی رنگ والے، روشن پیشانی والے اور ناک ستون والے، اونچی بینی والے، ان کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا چمکتا چہرہ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے، ان کا رنگ عربوں جیسا لیکن جسم اسرائیلی مردوں جیسا ہوگا، زبان میں ذرا ثقل ہوگا جب بولنے میں تکلف ہوگا تو اپنی بائیں ران پر دایاں ہاتھ ماریں گے، چالیس سالہ ہوں گے جب دعویٰ کریں گے بعض روایات میں تیس سے چالیس سال کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے خشوع کرنے والے جیسے گدھ خشوع سے دونوں پر بچھائی ہے ان پر دو بھاری قبائیں ہوں گی یعنی دو بھاری قبائیں پہنے ہوں گے خُلق (ضمہ کے ساتھ) میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے نہ کہ خَلق (فتحہ کے ساتھ)

فائدہ

کیونکہ تخلیق میں حضور سرورِ عالم ﷺ جیسا کون ہوسکتا ہے۔

نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اضافہ اُویسی غفرلہ

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ نے احادیث سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں رحمۃ اللہ علیہ

كان وجهه كوكب دری فی خده الایمن خال اسود علیه عبائتان قطوا نیتان کانه من رجال بنی الاسرائیل۔ (الحاوی للفتاویٰ)

گویا اس کا چہرہ ایک روشن ستارہ ہوگا اور دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا اور وہ دو بھاری قبائیں پہنے ہوئے ہوگا اسے دیکھ کر یوں لگے گا کہ اسرائیلی مردوں میں سے کوئی ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ ایک اور حدیث۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

المهدی رجل من ولدی وجهه کالکوکب الدری۔

مہدی میری اولاد سے ہوگا اور اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند (تاباں) ہوگا۔

امام سیوطی ہی ایک اور حدیث رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ولدی لونه لون عربی وجسمه جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال کانه کوکب دری۔

مہدی (موعود) میری اولاد سے ہوگا اس کا رنگ عربوں جیسا اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔ دائیں رخسار پر ایک تل ہوگا اور اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند (چمکے گا)۔

ایک اور نشانی بھی ہے جسے ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

یخرج المهدی وعلی راسه عمامة ومعه منادیاینادی هذا المهدی خلیفة الله فاتبعون ...... انتهی۔ (الفتاویٰ الحدیثیہ صفحہ ۵۵)

امام مہدی کا جب ظہور ہوگا تو اس وقت ان کے سر پر عمامہ (دستار) ہوگا اور ان کے ساتھ ایک منادی ندا کرنے والا ہوگا جو اعلان کرتا ہوگا کہ لوگو! یہی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں لہٰذا ان کی پیروی کرو۔

نوٹ

بہت خوش قسمت ہیں وہ حضرات جو سروں پر عمامہ سجاتے ہیں یہ سنت مردہ ہو چکی ہے۔ دعوتِ اسلامی والوں نے زندہ کیا اور اسے زندہ کرنا سو شہیدوں کا ثواب ہے علاوہ ازیں عمامہ سر پر سجانے کے بے شمار فضائل وفوائد ہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''فضائل عمامہ'' مطبوعہ میں مطالعہ کیجئے۔ (اُویسی غفرلہ)

وہ علامات جن سے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسانی سے پہچانے جائیں گے

(۱) امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قمیض مبارک اور تلوار، بے سلا مخملی سیاہی کی ملاوٹ کا جھنڈا، تہ بند جسے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ظہور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک نہ کھولا گیا اور نہ پھیلایا گیا۔ اس جھنڈے پر لکھا ہوگا البیعۃ للہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بیعت

(۲) آپ کے سر پر بادل ہوں گے جس میں سے منادی پکارے گا

هذا المهدی خلیفة الله فاتبعوه۔

یہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہیں ان کی اتباع کرو۔

اور اس سے ایک ہاتھ ظاہر ہو کر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کا

اشارہ کرتا ہوگا۔

(۳) خشک لکڑی خشک زمین میں بوئی جائے گی وہ سبز ٹہنی پتوں سمیت نمودار ہوگی۔

(۴) امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان علامت کا کوئی سوال کرے گا تو آپ ہوا میں اُڑنے والے پرندے کو اشارہ کریں گے تو وہ پرندہ اُڑ کر آپ کے ہاتھ پر بیٹھے گا۔

(۵) ایک لشکر جو آپ کے ہاں حاضری کا ارادہ رکھتا ہوگا تو وہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنس جائے گا۔ (اس کی تفصیل آئے گی)

(۶) آسمان پر منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے جابر، ظالم لوگوں اور منافقوں اور ان کے لشکروں کو جڑ سے نکال پھینکا ہے اور تم پر اُمت مصطفیٰ ﷺ سے بہترین بزرگ والی مقرر کیا ہے مکہ شریف جاؤ وہی مہدی ہیں ان کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔

(۷) زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے سونے کے ستونوں کی طرح ظاہر کرے گی۔

(۸) عوام میں استغناء (بے نیازی) اور زمین کی برکات کی کثرت (جیسا کہ ہم نے امام مہدی کی سیرت میں بیان کیا ہے)

(۹) کعبہ معظمہ میں جو خزانہ مدفون ہے اسے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکال کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں گے۔ (رواہ ابونعیم عن علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

(۱۰) غارِ انطاکیہ سے بحیرہ طبریہ سے تابوت السکینہ نکال کر اُٹھایا جائے گا اور بیت المقدس میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا پس جب یہودیوں نے انہیں دیکھا تو اسلام لے آئے مگر ان میں سے تھوڑے (یعنی تھوڑے ایمان نہ لائے)

(۱۱) بنی اسرائیل کی طرح آپ کے لئے دریا پھٹ جائے گا۔ (اس کی تفصیل آئے گی...... انشاءاللہ)

(۱۲) آپ کے لئے خراسان سے جھنڈے آئیں گے اور آپ بیعت کا پیام بھیجیں گے۔

(۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(۱۴) آپ کے حلیہ میں لکھا گیا ہے کہ آپ سیرت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے اور آپ کی زبان میں ثقل ہوگا۔

وہ علامات جو آپ کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوں گی:

(۱) دریائے فرات پھٹے گا پہاڑ سے سونا کھلم کھلا نظر آئے گا۔

(۲) پہلی رمضان شریف میں چاند گرہن ہوگا اسی دن دوپہر کو سورج گرہن ہوگا اور ایسا زمین و آسمان کی تخلیق سے اس وقت تک پہلے کبھی نہیں ہوا۔

(۳) ماہِ رمضان میں دوبار چاند گرہن ہوگا اور یہ پہلے چاند گرہن کے منافی نہیں جیسا کہ واضح ہے۔

(۴) دمدار ستارہ چمکتا ہوا نمودار ہوگا۔

(۵) تین یا سات راتیں مشرق کی جانب تین یا سات راتیں بڑی آگ ظاہر ہوگی۔

(۶) آسمان پر تاریکی چھا جائے گی۔

(۷) آسمان میں سرخی ظاہر ہوکر تمام کناروں میں پھیل جائے گی لیکن یہ معروف سرخی جیسی نہیں ہوگی۔

(۸) ملک شام میں بستی حرستا زمین میں دھنس جائے گی۔

(۹) آسمان سے منادی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر پکارے گا

اس پکار کو مشرق و مغرب میں ہر انسان سنے گا یہاں تک کہ کوئی سو رہا ہوگا تو وہ بھی اُٹھ بیٹھے گا کوئی کھڑا ہوگا یا بیٹھا ہوگا ہر ایک سنے گا سوائے اس کے جو اپنے دونوں پَر پر کھڑا ہوگا یہ اس آواز کے سوا ہوگی جو آپ کے عین ظہور کے وقت سنائی دے گی۔

(۱۰) شوال میں عصابہ لشکروں کا اجتماع، ذوقعدہ میں معمہ جنگوں کا شور و غل سخت گرم دن یہاں فتنے مراد ہیں۔ ذوالحجہ میں حاجیوں سے لوٹ مار اور ان کا قتل کہ جمرۃ العقبہ کے قریب ان کا خون بہے گا۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شخصیت احادیث کی روشنی میں

○عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه مرفوعا لا تقوم الساعة حتٰی تملا الارض ظلما وجورا وعدوانا ثم یخرج من اهل بیتی من یملاها قسطاوعدلا (المستدرک ج 4 ص 557)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے۔ بعد ازاں میرا اہل بیت سے ایک شخص (مہدی رضی اللہ عنہ) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

☆ حضرت ابوسعید راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بلا کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پہنچے گی حتی کہ آدمی جائے پناہ نہ پائے گا جہاں ظلم سے پناہ لے تو اللہ تعالیٰ میری اولاد اور میرے گھر والوں سے ایک شخص کو بھیجے گا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی اس سے آسمان و زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے ۱ آسمان اپنا کوئی قطرہ نہ چھوڑے گا مگر وہ برسا دے گا بہتا ہوا ۲ اور زمین اپنی کوئی سبزی نہ چھوڑے گی مگر اگا دے گی ۳ حتی کہ زندہ لوگ مردوں کی تمنا کریں گے ۴ وہ اسی حالت میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال زندہ رہیں گے۔

شرح

۱ یعنی امام مہدی سے دنیا کے لوگ آسمانوں کے فرشتے خوش ہوں گے کیونکہ وہ سلطان عادل بھی ہوں گے ولی کامل بھی، سلطان عادل سے زمین والے خوش رہتے ہیں اور ولی کامل سے آسمان والے راضی لہٰذا یہ فرمان عالی بالکل درست ہے۔

۲ یعنی بوقت ضرورت بارش ہوگی اور پوری ہوگی نہ کم کہ پیداوار کم ہو، نہ زیادہ کہ کھیت تباہ ہو جاوے۔ اس فرمان عالی کا یہ مطلب ہے یعنی ضرورت والی بارش پوری آئے گی، یہ مطلب نہیں کہ جتنا پانی سمندروں میں ہے سب ہی برس جاوے گا کہ پھر تو دُنیا تباہ ہو جاوے۔

۳ یعنی جس قدر پیداوار ہو سکتی ہیں وہ ہوگی اور جس قسم کی چیزیں زمین سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب پیدا ہو جائیں گی ہر قسم کے دانہ پھل نہایت کثرت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے گا، جب بادشاہ اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت ہوتی ہے۔

۴ یعنی زندہ لوگ آرزو کریں گے کہ ہمارے مردے آج زندہ ہوتے تو وہ بھی آج کی برکتیں رحمتیں دیکھتے اور ان سے فائدے اُٹھاتے۔

○عن عبدالله ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (یعنی محمد) (ترمذی شریف)

☆وکنیته ابو عبد الله و فی الشفاء للقاضی عیاض رحمه الله ان کنیته ابو لقاسم

امام مہدی کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شفاء میں ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ (الشاعۃ ص193)

ولقبه المهدى لان الله هداه للحق والجابر لانه يجبر قلوب امة محمد صلى الله عليه وسلم اولانه يجبر اى يقهر الجبارين ويقصمهم۔

ان کا لقب مہدی ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ان کی رہنمائی فرمائی جائے گی۔ اسی طرح ان کا لقب جابر بھی ہوگا کیونکہ وہ اُمت محمدیہ ﷺ کے قلوب پر مرہم رکھیں گے یا اس لیے کہ وہ ظالموں پر غالب آ کر ان کی شان وشوکت کو ختم کر دیں گے۔ (الشاعۃ ص193)

قیامت سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

(أبواب الفتن، باب ماجاء فی المھدی 1818 /2)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دُنیا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی بنے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم يَقُوْلُ (اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ (کتاب الفتن، باب المھدی 3/ 3603)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: مہدی میرے خاندان اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور ان کے والد کا نام بھی رسول اکرم ﷺ کے والد جیسا (عبداللہ) ہوگا۔

(ف) عترت کے معنی ہیں اہل قرابت عزیز۔ اس میں حضور ﷺ کی اولاد اور ازواج پاک سب ہی داخل ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ سارے قریشی حضور ﷺ کی عترت ہیں۔ واللہ اعلم! اولادِ فاطمہ کہہ کر یہ فرمایا کہ یہاں عترت سے مراد اولاد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام مہدی سید ہوں گے، مرزا قادیانی مرزا ہو کر امام مہدی بنتا ہے تعجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و آله وسلم قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا قَالَ زَائِدَةَ لَطَوَّلَ الله ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمُ اَبِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

(کتاب الفتن، باب المھدی 3 ـ37601)(حسن)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ میرے خاندان یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(ف) ان کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ اس حدیث سے ان روافض کا رد ہوگیا جو کہتے ہیں کہ امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، ان کا نام محمد ابن حسن عسکری ہے یہ غلط ہے وہ پیدا ہوں گے اور محمد ابن عبداللہ نام ہوگا۔ مزید تفصیل فقیر آگے چل کر عرض کرتا ہے۔

○عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَاْتِيْ مَكَّةَ ، فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ، فَيَاْتِيْهِ عَصَائِبُ

الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ رَوَاهُ الطِّبْرَانِی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب ماجاء فی المہدی 12399 /7 (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک خلیفہ کی وفات پر لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا بنو ہاشم کا ایک آدمی (مدینہ سے) مکہ آئے گا لوگ اس کو گھر سے نکال کر (مسجد حرام میں) لے آئیں گے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لیے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا اس کے بعد عراق اور شام سے علماء وفضلاء امام مہدی کے پاس (بیعت کے لیے) آئیں گے۔

☆ جبکہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حضرت حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوداؤد شریف کے حوالہ اس حدیث کو درج فرمایا۔ فقیر اس کی حدیث ترجمہ اور شرح پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

☆ حضرت ام سلمہ سے وہ نبی ﷺ سے راوی فرمایا کہ ایک خلیفہ کے وفات وقت اختلاف ہوگا ۱ تو ایک شخص اہل مدینہ سے مکہ معظمہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا ۲ تو مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اسے باہر لائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہوگا ۳ یہ لوگ اس سے مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان بیعت کریں گے ۴ اور ان کی طرف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا اسے مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جاوے گا ۵ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال اور عراق والوں کی جماعتیں آئیں گی تو اس سے بیعت کر لیں گے ۶ پھر قریش کا ایک شخص نکلے گا جس کے ماموں بنو کلب ہوں گے وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا وہ ان پر غالب آئیں گے ۷ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت پر عمل کرے گا ۸ اور اسلام زمین میں اپنی گردن بچھا دے گا ۹ پھر وہ سات سال قیام کریں گے پھر وفات پا جائیں گے اور ان پر مسلمان نماز پڑھیں گے ۱۰ (ابوداؤد)

شرح

۱ اس خلیفہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا مگر یہ آخری خلیفہ ہوگا جس کے بعد امام مہدی خلیفہ ہوں گے پارلیمنٹ کے ممبروں میں اختلاف ہوگا کہ کسے خلیفہ چنیں۔

۲ یعنی جس شہر میں اس خلیفہ کا انتقال ہوگا اور جہاں دوسرے خلیفہ کا چناؤ ہونے والا ہوگا وہاں ہی یہ صاحب رہتے ہوں گے، وہ اس خوف سے سب سے نکل جاویں گے کہ لوگ انہیں ہی خلیفہ نہ چن لیں سلطنت سے نفرت کرتے ہوئے نکلیں گے۔ جو حکومت سے متنفر ہو اس کا حاکم بننا مبارک ہوتا ہے اور جو حکومت کا طالب ہو اس کا حاکم بننا فساد کا باعث ہے۔ یہاں مدینہ منورہ سے مراد یا مدینہ منورہ ہے یا وہ شہر جہاں خلیفہ کا چناؤ ہو رہا ہوگا مگر خیال رہے کہ وہ خلیفہ مدینہ منورہ میں نہیں ہوگا جس کا انتقال ہوا ہوگا۔ خلافت عثمان کے بعد ہی مدینہ منورہ سے خلافت منتقل ہو چکی حضرت امیر معاویہ کی یہ پیشگوئی درست ہوئی کہ مدینہ میں خلیفہ کا قتل ہوا اب مدینہ سے خلافت منتقل ہو گئی۔ چنانچہ اب تک کوئی خلیفہ مدینہ منورہ میں نہیں رہا نہ آئندہ رہنے کی امید ہے۔

۳ یعنی وہ مکہ مکرمہ میں کسی گھر میں تشریف فرما ہوں گے لوگوں سے چھپے ہوئے مگر لوگ یعنی مکہ والے ان کے دروازے پر پہنچ کر انہیں تقاضا کر کے باہر لائیں گے اور ان کے ہاتھ شریف پہ جبراً بیعت کریں گے اور انہیں اپنا خلیفہ مان لیں گے۔

۴ غالباً یہ بیعت کعبہ معظمہ کے حطیم شریف میں واقع ہوگی کہ حطیم شریف سنگ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آجاتی ہے۔ (مرقات)

۵ یعنی اس شام کا بادشاہ کوئی کافر ہوگا، جب اسے ان کی خلافت کا پتہ لگے گا تو وہ ان سے جنگ کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر بھیجے گا، اس لشکر کا نام لشکر سفیانی ہوگا کہ یہ لوگ خالد ابن یزید ابن ابی سفیان کے اولاد سے ہوں گے یہ شخص یعنی خالد دراز سر چیچک رو سفید آنکھ والا تھا، یہ لشکر ایک چٹیل میدان میں زمین میں غرق ہو جاوے گا۔ یہ میدان حرمین طیبین کے درمیان ہے، یہ وہ میدان نہیں جو ذوالحلیفہ کے سامنے مدینہ منورہ میں

ہے۔(مرقات) اس لشکر میں صرف ایک شخص بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لوگوں تک پہنچائے گا۔

۶ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت جب لوگوں میں مشہور ہوگی تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گی۔ ابدال اولیاء اللہ کی ایک جماعت ہے جن کی تعداد ستر ۷۰ ہے چالیس شام میں اور تیس دوسرے مقامات میں رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو عام مسلمانوں میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس لیے انہیں ابدال کہتے ہیں۔ حضرت معاذ ابن جبل فرماتے ہیں کہ جس میں رضا بالقضاء، بری باتوں سے زبان روکنا، اللہ کے لیے غصہ کرنا پایا جاوے وہ ان شاء اللہ ابدال میں داخل ہوگا، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ تین بار یہ دُعا پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ ابدال میں سے ہوگا:

اللھم اغفر لامة محمد، اللھم ارحم امة محمد، اللھم تجاوز عن امة محمد۔

عراق سے بھی اولیاء اللہ کی جماعت آ کر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرے گی۔ (اشعہ)

۷ یعنی یہ خبیث انسان اپنے ماموں نبی کلب کی مدد لے کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں لشکر بھیجے گا تو امام مہدی کے لشکر والے اس لشکر پر فتح پائیں گے۔ ان لوگوں کو شکست فاش ہوگی۔

۸ یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سنت رسول اللہ ﷺ کو پھیلائیں گے، ان سے سنت پر عمل کرائیں گے دنیا میں بڑی برکات ہوں گی۔

۹ جران جیم کے کسرہ ر کے فتحہ سے اونٹ کی گردن، جب اونٹ اطمینان سے زمین پر بیٹھتا ہے تو اپنی گردن بچھا دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے زمانہ میں جنگ

جدال وغیرہ بند ہو جاویں گے، لوگوں کو امن نصیب ہوگا، اسلام کی بہت اشاعت ہوگی، استقامت اسلام کو سمجھانے کے لیے یہ فرمایا گیا۔

۱۰ یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے بعد سات سال خلافت کریں گے پھر آپ کی وفات ہوگی یہ پتہ نہیں چلا کہ وفات کہاں ہوگی۔

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں اور غائب ہو گئے ہیں قریب قیامت ظاہر ہوں گے، یہ عقیدہ محض باطل ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(ف) ابتداء میں امام موصوف کے ساتھیوں کی تعداد اور وسائل بہت کم ہوں گے اور وہ (بظاہر) کسی فوج سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ خسف کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے۔

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنْعَةٌ وَّلَا عَدَدٌ وَّلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(کتاب الفتن واشراط الساعۃ ترجمہ قیامت نشانیاں)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس گھر یعنی کعبۃ اللہ میں کچھ لوگ پناہ لیں گے جن کے پاس دشمن کا حملہ روکنے کی طاقت نہیں ہوگی نہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی نہ ان کے پاس اسلحہ ہوگا ایک لشکر (انہیں ختم کرنے کے لیے) بھیجا جائے گا وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

بیداء کے مقام پر دھنسنے والے لشکر میں سے صرف ایک آدمی بچے گا جو واپس جا کر حکومت کو کامیاب بغاوت (یعنی انقلاب) کی خبر دے گا۔

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه و آله وسلم يَقُوْلُ : لَيَؤُمَّنَّ هٰذَاالْبَيْتَ جَيْشٌ يَّغْزُوْنَه حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءِ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمْ

(کتاب الفتن واشراط الساعۃ ترجمہ قیامت نشانیاں)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کی نیت سے جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو پہلے اس لشکر کا قلب (درمیانی حصہ زمین میں دھنسے گا تو آگے کا حصہ پچھلے حصے کو (مدد کے لیے) پکارے گا، لیکن سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے سوائے ایک قاصد کے وہی (واپس) جا کر لوگوں کو خبر دے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (تفصیل گذری ہے)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور دیگر امور خلافت صرف ایک رات میں طے ہو جائیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة

(کتاب الفتن، باب خروج المہدی 3300 /2 حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی (خلافت کا) انتظام ایک ہی رات میں فرمادے گا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت سات تا نو سال تک ہوگا۔

امام موصوف کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ اپنے دور حکومت میں مکمل عدل وانصاف قائم کریں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ ، اَجْلَى الْجَبْهَةِ ، اَقْنَى الْاَنْفِ ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ (کتاب الفتن، باب المہدی 3/ 3604)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

یعنی میری امت میری جماعت بلکہ میری اولاد سے ہیں یا مجھ سے بہت قرب رکھنے والے ہیں جیسے فرمایا گیا کہ حسین مجھ سے ہیں میں حسین سے یعنی میں ان سے قریب وہ مجھ سے قریب۔

ہم شکل مصطفیٰ ﷺ ہونگے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی حضور ﷺ کے ہم شکل بھی ہوں گے حضور کی جیتی جاگتی تصویر کہ یہ دونوں صفتیں حضور انور کی ہیں چوڑی پیشانی، اونچی ناک شریف، کشادہ پیشانی اونچی بنی انتہائی حسن ہے پتلی اونچی لمبی ناک......سبحان اللہ!

نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت امام مہدی سلطان ہوں گے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام وزیر اعظم یا وزیر دفاع کیونکہ امام مہدی کو بادشاہ فرمایا گیا۔ جن روایات میں ہے کہ آٹھ سال سلطنت کریں گے وہاں تقریبی آٹھ سال مراد ہیں یعنی سات سال چند ماہ، نیز آٹھ یا نو سال کی روایات مشکوک ہیں سات سال کی روایت یقینی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

روایت ہے حضرت ابواسحاق سے۔ فرماتے ہیں فرمایا حضرت علی نے اور اپنے بیٹے حسن کو دیکھا کہ یہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا۔ اس کی پشت سے ایک شخص نکلے گا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا، عادت میں ان

کے مشابہہ ہوگا اور شکل میں مشابہہ نہ ہوگا پھر پورا قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا (ابوداؤد) اور قصہ کا ذکر نہ فرمایا۔

شرح

آپ ابو اسحاق سبیعی ہمدانی کوفی ہیں، تابعی ہیں، بہت صحابہ سے آپ کی ملاقات ہے، شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے دو سال پہلے پیدا ہوئے اور ھ میں وفات پائی، بڑے متقی عالم بڑے محدث ہیں۔ (اکمال، مرقات)

یعنی حضرت حسن مسلمانوں کا سردار ہے۔ آج حضور کی اولاد کو جو سید کہتے ہیں اس کا ماخذ یہ ہی حدیث ہے، رب تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

"سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ"

امام مہدی والد کی طرف سے حسنی سید ہوں گے والدہ کی طرف سے حسینی، آپ کے اصول میں کوئی والدہ حضرت عباس کی اولاد سے ہوں گی لہٰذا آپ حسنی بھی ہیں حسینی بھی اور عباسی بھی لہذا احادیث میں تعارض نہیں۔ (اشعہ) غالباً آپ حضور غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی اولاد سے ہوں گے، غوث پاک بھی حسنی حسینی سید ہیں۔ اس میں روافض کی تردید ہے کہ محمد ابن حسن عسکری امام مہدی ہیں جو غار میں چھپے ہوئے ہیں کیونکہ وہ حسینی سید ہیں حسنی نہیں۔ خیال رہے کہ لامھدی الاعیسیٰ نہایت ہی ضعیف بلکہ موضوع حدیث ہے۔ حضرت عیسیٰ تو ابن مریم ہین اور امام مہدی ابن رسول اللہ ہیں۔ (مرقات) اور اگر وہ حدیث صحیح بھی ہو تب بھی وہاں مہدی سے مراد ہدایت یافتہ معصوم ہے نہ کہ امام مہدی۔ (مرقات)

مال و دولت کی فراوانی ہوگی

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ وہ عوام میں بلا حساب کتاب دولت تقسیم کریں گے:

وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ (صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ ترجمہ قیامت نشانیاں)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بغیر گنتی کے تقسیم کرے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرح

یہ بادشاہ غالباً امام مہدی ہوں گے جو اور خوبیوں کے ساتھ نہایت ہی سخی ہوں گے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

☆ حضرت امام مہدی (فجر کی) نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ

صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ

(صحیح مسلم، کتاب الایما، باب بیان نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک (حق پر) غالب رہے گا جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گزارش کرے گا تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے نہیں تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو یہ اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے اور بعد کے حالات

ظہور مہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کے زمانہ میں آپس میں محبت والفت کا وہ رنگ ہوگا جو حضرات صحابہ کے دور میں تھا اور تمام مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے جس کی مدت سات (۷) سال سے نو (۹) سال تک کے درمیان ہوگی۔ حضرت امام مہدی کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر روانہ ہوگا اور جب وہ لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے گا تو اس پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ مقام بیدا میں لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی روایات امام مسلم اور امام ابن ماجہ دونوں نے تخریج کی ہیں حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو۔

(مسلم شریف حدیث نمبر ۷۲۴۰ تا ۷۲۴۴، ابن ماجہ)

سفیانی اور اس کے لشکر کی تفصیل یہ ہے کہ وہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک اُموی شخص ہوگا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا، اس کے زمانے میں مسلمانوں کا بالعموم اور علما و فضلا کا بالخصوص قتل عام ہوگا لیکن یہ فتنہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گا کیوں کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ سفیانی بیت اللہ کو منہدم کرنے کی نیت سے روانہ ہوگا لیکن جب یہ اپنے لشکر سمیت بیدا نامی جگہ جو حرمین کے درمیان ہے پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں اس لشکر کا زمین میں دھنسنا فتنہ سفیانی کی نشانی ہوگی اور سفیانی کا خروج دراصل امام مہدی کے ظہور کی علامت ہوگا اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث تواتر معنوی کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔

اور اس پورے لشکر میں سے صرف ایک شخص زندہ بچے گا جو لوگوں کو آ کر لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی خبر دے گا چنانچہ علما کرام لکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے صرف ایک مخبر زندہ بچے گا _" حوالہ بالا۔ یہی نہیں کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل صرف سفیانی کا خروج ہوگا بل کہ بہت سے اور لوگ بھی خروج کریں گے چناں چہ کچھ لوگ مصر سے خروج کریں گے، کچھ مغربی جانب سے اور کچھ جزیرہ العرب سے گویا اس وقت ساری دنیا کے مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے کفر پوری قوت سے مسلمانوں کے ساتھ نبرد آزما ہوگا اور چہار اطراف سے مرکز عالم اور مرکز اسلام خانہ کعبہ پر حملے کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی اور اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ حضرت امام مہدی کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدی کو تابوت سکینہ مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدی کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے۔ (الاشاعہ ترجمہ "قیامت کی نشانیاں")

مغرب کی طرف سے کئی جھنڈوں کا نمودار ہونا اور اس لشکر کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک آدمی ہوگا چناں چہ نعیم بن حماد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ترجمہ:

"امام مہدی کے ظہور کی علامت وہ چند جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے اور ان کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا (کتاب الفتن ص ۲۳۰)

(حضرت امام مہدی کی تصدیق وتائید اور امت مسلمہ کی عزت وشرافت اور اس کی عنداللہ مقبولیت کی سب سے اہم دلیل وہ نماز ہوگی جو حضرت عیسی علیہ سلام حضرت امام مہدی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے۔ (بخاری شریف ۳۴۴۹، مسلم ۳۹۲)

لیکن اس سے حضرت عیسی علیہ سلام کے منصب ونبوت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور یہ ایسے ہی ہوگا جیسے حضور نبی علیہ سلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی۔ علامہ امام جلال الدین سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ سلام نے فرمایا:

"اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے گا تب بھی اللہ ایک آدمی بھیج کر رہے گا جو نام اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہوگا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی۔

(الحاوی جلد۲ صفحہ ۷۶)

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ سلام نے فرمایا:

ترجمہ: ''مشرق کی طرف سے ایک قوم سیاہ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی اور وہ لوگ مال کا مطالبہ کریں گے، لوگ ان کو مال نہیں دیں گے تو وہ لڑیں گے اور ان پر غالب آ جائیں گے اب وہ لوگ ان کے مطالبہ کو پورا کرنا چاہیں گے تو وہ اس کو قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ اس مال کو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کردیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے لوگوں نے پہلے اسے ظلم وستم

سے بھرا ہوگا سو تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو اس کے پاس آ جائے اگرچہ برف پر چل کے آنا پڑے۔ (الاشاعۃ ترجمہ ''قیامت کی نشانیاں)

ظہور مہدی پر دلالت کرنے والی علامات میں سے ایک علامت وقت کا انتہائی تیز رفتاری سے گزرنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر بے برکتی کا پیدا ہو جانا ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک روایت کا ترجمہ ہے۔ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ جائے سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹہ کے برابر اور ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر نہ ہو جائے۔ اس حدیث کی شرح کرتے ہووے ملا علی قاری نے امام خطابی کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔ ایسا امام مہدی یا حضرت عیسی یا دونوں کے زمانے میں ہوگا، میں کہتا ہوں کہ آخری قول ہی زیادہ ظاہر ہے کیوں کہ یہ معاملہ خروج دجال کے وقت پیش آئے گا اور دجال کا خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔

خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات

کفار کے خلاف قتال اور دیگر فتنوں کے خاتمے پر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت قائم ہوگی۔ آپ کی خلافت کے زمانے میں امت پر نعمتوں کی اس قدر فراوانی ہوگی اور ایسی خوشحالی حاصل ہوگی کہ امت کو پہلے کبھی ایسی خوشحالی حاصل نہ ہوسکی ہوگی۔ خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات کے حوالے سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اُمت میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے جو کم از کم سات سال یا نو سال خلیفہ رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہیں سنی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج

کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے:

میری اُمت کے آخر میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائیں گے اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے، ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہو گی۔ (المستدرک ج ۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷)

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن سیرین بصری (م ۱۱۱ھ) فرماتے ہیں:

ينزل ابن مريم عليه السلام عليه لامته و محصرتان بين الأذان والاقامة فيقولون له: تقدم، فيقول بل يصلي بكم امامكم انتم امراء بعضكم على بعض: (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱)

ترجمہ:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اذان و اقامت کے درمیان نازل ہوں گے، آلات جنگ اور دو زرد چادریں ان کے زیب تن ہونگی، لوگ کہیں گے کہ آگے ہو کر نماز پڑھایئے' آپ فرمائیں گے نہیں' بلکہ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے گا تم ایک دوسرے پر امیر ہو نیز امام محمد کا یہ بھی ارشاد نقل ہے:

أنه المهدى الذى يصلى وراۂ عيسى (حوالہ بالا)

ترجمہ: سچے مہدی وہ ہونگے جن کی اقتداء میں عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

درمیان میں امام مہدی رضی اللہ عنہ

روایت ہے حضرت جعفر سے وہ اپنے والد سے راوی وہ اپنے دادا سے[۱] فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو جاؤ خوشی سناؤ کہ میری اُمت کی مثال بارش کی ہے نہیں کہا جاتا کہ اس کی پچھلی اچھی ہے یا کہ اگلی[۲] یا اس باغ کی سی ہے جس میں سے ایک سال ایک فوج نے کھایا پھر ایک سال دوسری فوج نے کھایا[۳] شاید کہ آخری فوج چوڑائی میں زیادہ چوڑی ہو اور گہرائی میں زیادہ گہری اور حسن میں زیادہ اچھی ہو[۳] وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کا اول میں ہوں اور اس کے درمیان مہدی ہوں اور آخر مسیح ہوں[۴] لیکن اس کے درمیان ٹیڑھی فوج ہے نہ وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے[۵] (رزین)

شرح

۱ اس فرمان عالی میں جدہ کی ضمیر حضرت امام جعفر صادق کی طرف ہے، امام جعفر صادق محمد باقر کے بیٹے ہیں اور امام باقر کے والد، امام زین العابدین ان کے والد امام حسین ابن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اس اسناد کو محدثین سلسلۃ الذہب کہتے ہیں یعنی سونے کی زنجیر۔ (مرقات)

۲ یعنی ساری اُمت خیر ہے ایک شاعر کہتا ہے......شعر

تشابه يوماه علينا فاشكلا
فما نحن ندرى اى يوميه افضل
ايوم بداء العم ام يوم باسه
وما منهما الا اغز محجل

۳ یعنی باغ کے پھل جس بہار میں بھی کھاؤ لذت وہی ہوگی، میرے اسلام و احکام کے پھل تا قیامت جب بھی کھاؤ لذت و رحمت وہ ہی ہوگی، نیز ہر زمانہ میں علماء

اولیاء، مجاہدین شہداء ہوتے رہیں گے یہ قرآن اور ہماری ذات کریم یہ نعمتیں تا قیامت تقسیم کرتے رہیں گے اور دنیا ان سے فیوض پاتی رہے گی۔

ہے یعنی ممکن ہے کہ ایک باغ سے اگلی فوج کے مقابلہ میں آخری فوج زیادہ کھائے اور اس باغ کے پھلوں سے مختلف قسم کے رس شربت عرق وغیرہ تیار کرے اور لوگوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کرائے اسی طرح ہوسکتا ہے کہ میری اُمت کے آخری لوگ اس قرآن کی گہرائیوں میں زیادہ جائیں اس سے طرح طرح کے رس تیار کریں۔ دیکھ لو کہ علم حدیث، اسماء الرجال، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، شریعت اور طریقت کے چار چار سلسلے بعد ہی میں علماء کرام نے اسی قرآن وحدیث سے تیاری کیے یہ ہے اس پیش گوئی کا ظہور، اس زبان کا ہر لفظ لوہے کا خط ہوتا ہے اس کے باوجود افضلیت مطلقًا صحابہ کرام ہی کو حاصل ہے۔

ے اگرچہ حضرت مسیح اور امام مہدی ایک ہی زمانہ میں ہوں گے مگر چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات امام مہدی کے بعد ہوگی امام مہدی پہلے وفات پائیں گی اس لیے امام مہدی کو وسط اور حضرت مسیح کو آخر فرمایا۔

ے یعنی میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وامام مہدی کے درمیان ٹیڑھی اور بے دین جماعتیں بھی ہوں گی جیسے مرزائی، چکڑالوی، وہابی بہائی وغیرہم میں ان سے بیزار ہوں وہ میرے نہیں میں ان کا نہیں، جو حضور کا نہ ہو وہ رب کا بھی نہیں ہوتا......شعر

ان کے در کا جو ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
ان کے در سے جو پھرا اللہ اس سے پھر گیا

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور اہلسنت کا مؤقف

امام مہدی امت میں ایک امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ اہل سنت کے ہاں معصوم

ذات صرف انبیائے کرام کی ہے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ عادل کا درجہ رکھتے ہیں۔

عقیدہ اہل سنت

اہل سنت کے علماء کے مطابق امام مہدی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد ﷺ کی چوتھی بیٹی حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی نسل سے ہوں گے۔ ان کا نام محمد ہوگا اور کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر پیدا ہونے کے بعد وہ باقاعدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار ومشرکین سے جنگ کریں گے اور ایک اسلامی حکومت قائم کریں گے۔ ان کی پیدائش قیامت کے نزدیک ہوگی۔ اور ان کا ظہور مشرق سے ہوگا اور بعض روایات کے مطابق مکہ مکرمہ سے ہوگا۔ ان کے ظہور کی نشانیاں بھی کثرت سے بیان کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث اہل سنت کی کتب میں موجود ہیں۔ جن پر شیعہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔

احادیث کی کتب میں تواتر کے علاوہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کئی مشہور علماء کرام نے مکمل کتب تحریر کی ہیں، جن کا تعلق اہل سنت کے مختلف مکتبہ فکر سے ہے۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

کتاب المهدی ...... از/امام ابو داؤد

علامات المهدی ...... از/ جلال الدین السیوطی

القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر از/ ابن حجر

البیان فی اخبار صاحب الزمان از/علامه ابو عبدالله ابن محمد یوسف الشافعی

مهدی آل رسول از/ علی ابن سلطان محمد الهراوی الحنفی

کتب اہل سنت

عقائد اہل سنت کی کتابوں میں بہت سی روایات امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی گئی ہیں حتی کہ بعض اہل سنت کے مصنفین نے مستقل کتابیں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھی ہیں جس سے وہ اعتراض بھی دور ہو جاتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ یہ عقیدہ صرف شیعوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

1 ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون، ابوالفیض سید احمد بن محمد بن صدیق غماری، شافعی، ازہری، مغربی، (متوفی 1380) مطبعہ ترقی دمشق 1347

2 ابراز الوہم من کلام ابن حزم ، احمد بن صدیق غماری مؤلف قبل ، مطبوعۃ 1347 مطبعۃ ترقی دمشق۔

3 الاحتجاج بالاثر علی من انکر المہدی المنتظر ' جامعہ مدینہ کے استاد شیخ حمود بن عبداللہ تویجری ، یہ کتاب شیخ ابن محمود قاضی قطری کی کتاب کے جواب میں تحریر ہوئی ہے۔ جلد اول 1394 وجلد دوئم 1396 ریاض۔ سعودی عرب۔

4 الی مشیخۃ الازہر، شیخ عبداللہ سبیتی عراقی ۔ یہ کتاب سعد محمد حسن المہدویۃ فی الاسلام کی جواب میں تحریر ہوئی ہے۔ مطبوعہ 1375ھ دارالحدیث بغداد۔

5 تحدیق النظر فی اخبار الامام المنتظر ، ابن خلدون کے دعوؤں کے جواب میں شیخ محمد عبدالعزیز بن مانع نے لکھے اور 1385 ہجری کو شائع ہوئی ہے۔

7 الوہم المکنون فی الرد علی ابن خلدون، ابوالعباس بن عبدالمؤمن، مغربی

امام مہدی کی ولادت/ظہور

ولادت کے بارے میں اہل سنت اور اہل تشیع میں اختلاف ہے۔ اہل سنت کے مطابق امام مہدی کی ولادت ابھی نہیں ہوئی اور یہ پیدائش آخری زمانے میں قیامت

سے کچھ پہلے ہوگی۔ جس کی تفصیل فقیر عرض کر چکا ہے۔

امام مہدی کب آئیں گے؟

اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظہ احادیث حساب لگایا کہ یہ اُمت سن ایک ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا "اَلْکَشْفُ عَنْ تَجَاوُزِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاَلْف" اس میں ثابت کیا کہ یہ اُمت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔ امام جلال الدین سیوطی ﷺ کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے، اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا۔ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِسے بھی چھبیس برس گذر گئے اور ہنوز (یعنی ابھی تک) قیامت تو قیامت، اَشراطِ کبریٰ (یعنی بڑی نشانیوں) میں سے کچھ نہ آیا۔ اِمام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اَحادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر اِن میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک اور ملفوظ شریف میں ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ دونوں وقت (۱۸۳۷ھ میں سلطنت اسلامی کا ختم ہونا اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا) سیّدُ الْمُکَاشِفِیْن (یعنی اصحابِ کشف کے سردار) حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کئے ہیں، اللہ اکبر! کیسا زبردست واضح کشف تھا کہ سلطنتِ ترکی کا بانی اوّل عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لے کر قریب زمانہ آخر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور ان کے وزراء ہوں گے رموز (یعنی اشاروں

کنایوں) میں سب کا مختصر ذکر فرمایا۔ ان کے زمانے کے عظیم وقائع (یعنی غیر معمولی واقعات) کی طرف بھی اشارے فرما دیئے۔ کسی بادشاہ سے اپنی اس تحریر میں بہ نرمی خطاب فرماتے ہیں اور کسی پر حالتِ غضب کا اظہار ہوتا ہے، اس میں ختمِ سلطنتِ اسلامی کی نسبت لفظ "ایقظ" فرمایا اور صاف تصریح فرمائی کہ لَا اَقُوْلُ اَيْقَظ الْهِجْرِيَة بَلْ اَيْقَظ الْجَفْرِيَة (یعنی میں ایقظ ھجریہ کے بارے میں نہیں کہتا بلکہ میری مراد ایقظ جفریہ ہے۔ ت) میں نے اس "ایقظ جفری" کا جو حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انہیں کے دوسرے کلام سے ۱۸۰۰ھ ظہورِ امام مہدی کے اخذ کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں

: رباعی

اِذَا دَارَ الزَّمَانُ عَلٰی حُرُوْفٍ ...... بِبِسْمِ اللّٰهِ فَالْمَهْدِی قَامَا
وَيَخْرُجُ فِی الْحَطِيْمِ عَقِيْبَ صَوْمٍ ...... اَلَا فَاقْرَاه، مِنْ عِنْدِیْ سَلَامَا

(یعنی: جب زمانہ بسم اللہ کے حروف پر گھومے گا تو امام مہدی رضی اللہ عنہ ظہور فرمائیں گے اور حطیم کعبہ میں شام کے وقت تشریف لائیں گے، سنو انہیں میرا اسلام کہنا۔

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرما دیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گی مگر

"اِذَا دَخَلَ السِّيْنُ فِی الشِّيْنِ ظَهَرَ قَبْرُ مُحْیِ الدِّيْن"

جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی۔

سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو ان کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے۔ سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوا دیا جو زیارت گاہِ عام ہے۔ (پھر فرمایا) چند جداول ۲۸۔۲۹ خانوں کی آپ نے تحریر فرما دی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی خالی چھوڑ دیئے اب اس کا حساب لگاتے رہے کہ اس سے کیا مطلب ہے؟

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول)

امام مہدی مجتہد ہونگے

سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جب ظہور فرمائیں گے تو چونکہ وہ خود مجتہد مطلق ہوں گے اس لیے وہ خود مسائل کا استنباط فرمائیں گے، لیکن ان کا استنباط بھی فقہ حنفی پر مُنطبق ہوگا۔ (الدر المختار"، المقدمۃ، ج۱، ص۱۳۸۔۱۳۹)

امام مہدی اور شیعہ

فرقہ شیعہ کی شرارت

فرقہ شیعہ کے بعض نے کہا کہ حدیث "یواطی اُی یوافق اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی" امام مہدی کا نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے کے موافق ہوگا۔ میں تحریف ہوئی ہے صواب یہ ہے کہ حدیث یوں تھی کہ "اسم ابیہ اسم ابنی بالنون" (نون کے ساتھ) یعنی ابوالحسن اس کے باپ کا نام میرے بیٹے حسن کے نام پر ہوگا یا یہ کہ بابیہ سے مراد اس کا جد یعنی امام حسن مراد ہیں اور اسمہ سے اس کی کنیت مراد ہے کیونکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت عبداللہ ہے۔ اب مطلب یہ ہوا کہ اس کے دادا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت والد النبی ﷺ کے موافق ہوگی۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مہدی سے محمد بن الحسن العسکری مراد ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ

یہ توڑ مروڑ صرف اسی لئے کی گئی تا کہ ان کا اعتقاد ثابت ہو مہدی موعود یہی محمد بن الحسن العسکری ہیں یہ سراسر غلط ہے حضرت امام ملا علی القاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ شرح مشکوٰۃ المصابیح میں لکھتے ہیں:

فیکون محمد بن عبداللہ فیہ رد علی الشیعۃ یقولون المہدی

الموعود هو القائم المنتظر وهو محمد بن الحسن العسكری

انتھی۔ (مرقاۃ المصابیح جلد نمبر ۹، صفحہ ۳۵۰، مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)

یعنی امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اس حدیث سے شیعہ ٹولے کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں جو دوبارہ آئیں گے جو ابھی تک موجود ہیں حالانکہ یہ غلط ہے چونکہ حضور ﷺ نے امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ارشاد فرمایا ہے اور وہ زمانہ مستقبل میں پیدا ہوں گے اور شیعہ جسے امام مہدی بتاتے ہیں ان کا نام محمد بن حسن عسکری ہے ان کا انتقال ۲۶۵ھ میں ہو چکا ہے۔ بحوالہ شواہد النبوۃ علامہ عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۹۸ھ النبر اس شرح شرح العقائد للعلامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ مزید دلائل آئندہ صفحات پر ہدیہ قارئین ہوں گے (ان شاء اللہ) معلوم ہوا کہ محمد بن حسن عسکری امام مہدی نہیں ہیں بلکہ امام مہدی محمد بن عبداللہ ہوں گے جیسا کہ کتاب ہذا میں تحقیق ہوگی۔

تردید مذہب شیعہ

شیعہ فرقہ کا عقیدہ باطل ہے بوجوہ ذیل:

(۱) شیعوں کے من گھڑت افسانے۔

(۲) جس محمد بن الحسن کو شیعہ مہدی مانتے ہیں وہ تو فوت ہو چکے ان کا مال میراث ان کے چچا حضرت جعفر کو ملا جو حضرت امام حسن عسکری کے بھائی تھے۔

(۳) جب امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت لیں گے اس وقت ان کی عمر مبارکہ چالیس سال یا اس سے کچھ کم اگر بقول شیعہ محمد بن الحسن العسکری مراد ہیں تو احادیث میں ان کی عمر تا حال یا اظہارِ مہدویت صدیوں سال ہونی چاہیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک سات سو سال ہوتی۔

(۴) امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مدینہ (دمشق تحقیق آئے گی) میں ہوئی بخلاف محمد بن العسکری کے۔

(۵) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد بن عبداللہ مہدی بنا کر لائے گا۔

بلکہ اس کے علاوہ بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں جن میں شیعہ مذہب کی صریح اور صاف تردید ہے اور وجوہ بھی ہیں، ہم اختصار سے کام لیتے ہیں تاکہ کتاب کی ضخامت نہ بڑھے۔

ازالہ وہم

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۳ھ نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے کہ جو شیعوں کا مؤقف ہے اور انہوں نے فتوحات المکیہ کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ فتوحاتِ مکیہ شریف شیخ محمد الدین ابن العربی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۳۸ھ میں حوالہ نہیں ہے بلکہ اس میں تو صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں گے اور امام عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کے بیٹے کو شیعہ مہدی مانتے ہیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

تحقیق قول

الیواقیت والجواہر کی عبارت سوس ہے (من گھڑت مضمون شامل کر دیا گیا ہے) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۳ھ نے خود اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ کسی کو جائز نہیں کہ وہ میری اس کتاب الیواقیت والجواہر کو بیان کرے یہاں تک کہ علماء کرام کے سامنے پیش کرے اگر وہ اس کی اجازت دیں تو الحمد للہ ورنہ اس کے بیان کی اجازت نہیں ہے۔ یہ امام شعرانی قدس سرہ کی کرامت ہے کہ جس امر کا انہیں خطرہ تھا وہ سامنے آ گیا کہ شیعوں نے اپنے عقیدہ کو ان کی کتاب الیواقیت والجواہر میں مدغم کر دیا۔ یونہی ان کی کتاب طبقات (الکبریٰ) میں شیعوں نے تحریف کی کہ امام حسین بن علی (امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی اولاد واقعہ کربلا کے بعد

بچی اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے کوئی باقی نہیں بچ سکا سب فوت ہو گئے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ

شیعوں نے یہ کاروائی اسی لئے کی تا کہ مہدی موعود امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ثابت نہ ہو سکے۔ یہی عادت وہابیوں دیوبندیوں کی ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۷۷ھ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ کی تصانیف میں عبارت گھٹائیں اور بڑھائیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی'' مطبوعہ)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی صفائی

شیعوں نے امام شعرانی قدس سرہ کی طرف غلط عبارتیں منسوب کر کے اپنے غلط ہونے کا اعتراف کیا ہے اس لئے امام شعرانی قدس سرہ جیسے عارف باللہ کیسے انکار کر سکتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب منقطع ہو گیا اور واقعہ کربلا کے بعد کوئی نہ بچ سکا۔ یہ ایک ایسا بہتان اور من گھڑت افسانہ ہے کہ جس کے اظہار کی ضرورت نہیں اور خاندانِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتنی بڑی شہرت ہے کہ دُنیا کا کوئی مسلمان اس سے بے خبر نہیں۔ خاندانِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بہت بڑے ائمہ، مشائخ، اولیاء کرام ہیں کہ جن کا شمار ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے مثلاً ائمہ یمن وملوک حجاز، ملوک مغرب ائمہ طبرستان جیسے داعی کبیر غوث الاغواث قطب الاقطاب سیدنا محی الدین الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۵۶۱ھ بھی باپ کی طرف امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔

شیعہ اہل سنت کی کچھ روایات سے اتفاق کرتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے ہیں یعنی حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرت علی کی نسل سے ہیں۔ وہ اب غیبت کبریٰ میں ہیں اور زندہ ہیں یعنی ان کی عمر حضرت خضر علیہ السلام کی طرح بہت لمبی ہے۔ وہ قیامت کے نزدیک ظاہر ہونگے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ پیدا ہو چکے

اہل تشیع کے عقائد کے مطابق وہ 15 شعبان 256 ہجری کو سامراء (موجودہ عراق) میں پیدا ہوئے ہیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور والدہ کا نام نرجس یا ملیکہ تھا جو قیصرِ روم کی نسل سے تھیں۔ ان کی پیدائش سے پہلے حاکم وقت نے ان کے قتل کا حکم دیا تھا اس لیے ان کی پیدائش کا زیادہ چرچا نہیں کیا گیا۔ حاکم وقت نے ان احادیث کو سن رکھا تھا کہ اہل بیت سے بارہ امام ہوں گے جن میں سے آخری امام مہدی علیہ السلام ہوں گے جو حکومت قائم کریں گے۔ تمام اسلامی فرقے متفق ہیں کہ ان کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ (اہلسنت کا مؤقف میں نے عرض کر دیا ہے)

امام مہدی غائب ہیں

اہل تشیع کے عقیدہ کے مطابق امام مہدی رضی اللہ عنہ پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ پانچ سال کی عمر میں غیبت میں چلے گئے مگر اپنے عمال یا نائبین کے ساتھ رابطہ رکھا۔ اس وقت کو غیبت صغریٰ کہتے ہیں۔ غیبتِ صغریٰ کے دوران وہ اپنے معاملات اپنے نائبین کے ذریعے چلاتے رہے۔ ایسے چار نائبین کے نام تاریخ میں ملتے ہیں۔ غیبتِ صغریٰ 260ھ سے 329ھ تک چلتی رہی۔ بعد میں وہ مکمل غیبت میں چلے گئے جسے غیبت کبریٰ کہتے ہیں اس دوران انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا اور ان کا ظہور حدیث کے مطابق آخر الزمان یا قیامت کے قریب ہوگا۔ تب تک نیک علماء لوگوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

شیعہ لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ

در علل الشرائع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کہ چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد

یعنی: علل الشرائع میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ حضرت عائشہ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے اور ان سے فاطمہ کا انتقام لیں گے۔ "حق الیقین لملّا باقر مجلسی، ص ۵۰۰۔۵۱۹۔۵۲۲۔۳۴۷، مطبوعہ کتاب فروشے اسلامیہ تہران ایران، ۱۳۵۷ھ

"☆ حیات القلوب" لملّا باقر مجلسی، ج ۲، ص ۶۱۰۔۶۱۱۔ مطبوعہ کتاب فروشے اسلامیہ تہران۔

ایک جگہ لکھا (امام مہدی ہر دو (ابوبکر و عمر) کو قبر سے باہر نکالیں گے وہ اپنی اسی صورت پر تر و تازہ بدن کے ساتھ باہر نکالے جائیں گے پھر فرمائیں گے کہ ان کا کفن اتارو، ان کا کفن حلق سے اتارا جائے گا، ان کو اللہ کی قدرت سے زندہ کریں گے اور تمام مخلوق کو جمع ہونے کا حکم دیں گے پھر ابتداء عالم سے لے کر اخیر عالم تک جتنے ظلم اور کفر ہوئے ہیں ان سب کا گناہ ابوبکر و عمر پر لازم کر دیں گے، اور وہ اس کا اعتراف کریں گے کہ اگر وہ پہلے دن خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ گناہ نہ ہوتے، پھر ان کو درخت پر چڑھانے کا حکم دیں گے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے باہر آئے اور ان کو درخت کے ساتھ جلا دے، اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو اڑا کر دریاؤں میں گرا دے۔

(حق الیقین، لملّا باقر مجلسی، مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران، ۱۳۵۷ھ)

امام مہدی رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی

سید منیر احمد بخاری، جرمنی (سابق قادیانی) نے اپنے مضمون مرزا قادیانی امام وقت یا دجال وقت' میں لکھا:

میں بچپن سے ہی اپنے قادیانی بزرگوں سے یہ سنتا رہا ہوں اور قادیانی اخباروں

کتابوں میں پڑھتا رہا ہوں کہ چودھویں صدی میں امام مہدی رضی اللہ عنہ نے آنا تھا اور وہ امام مہدی مرزا قادیانی ہے۔ جنہیں ماننا بے حد ضروری ہے۔ جب ہم اپنے والدین کے ہمراہ احمدیوں (قادیانیوں) کے سالانہ جلسہ پر ربوہ (موجودہ چناب نگر) جاتے وہاں بوڑھے بوڑھے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے کاغذ لیے یہ شعر پڑھتے تھے۔

ساڈا مہدی آیا اے

چودھویں صدی دے آخر تے آیا اے

ترجمہ:- ہمارا مہدی آیا ہے۔ وہ چودھویں صدی کے آخر میں آیا ہے۔

یہ چودھویں صدی کو آخری قرار دیتے تھے۔ پندرھویں صدی شروع ہوگئی تو لوگوں نے ان کے جھوٹے ہونے کا شور مچا دیا۔ یہ حیرانی سے لوگوں کے منہ دیکھتے اور خاموش رہتے تھے کہ اس کا ان کے پاس جواب نہ تھا۔

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، جلد 4، ص۔378)

یہ چودھویں صدی والی بات چوں کہ ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے خود ہی بنائی تھی لہٰذا یہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ میں دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے حدیث دکھائیں جس میں یہ لکھا ہو کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے۔ کوئی قادیانی بھی قیامت تک ایسی حدیث نہیں دکھا سکتا۔ مرزا قادیانی آسمان سے خلیفۃ اللہ المہدی کی آواز آنے کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کتاب بخاری میں موجود ہے۔

(دیکھیے: مرزا قادیانی کی کتاب شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6: ص 337)

یہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بخاری شریف میں دکھا کر اپنے نبی کی پیشانی سے جھوٹ کا یہ داغ دھو سکتا ہے؟ ہمت ہے تو سامنے آو! ورنہ اسے جھوٹا سمجھو! مرزا قادیانی بار بار چودھویں صدی میں مجدد، مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا ذکر کرتا ہے۔ (مثلاً ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم روحانی خزائن جلد 21: صفحہ 339) اب قادیانیوں کو پتہ چل گیا ہے کہ چودھویں صدی کی حدیث کوئی نہیں ہے اور ہم گزشتہ سو سال سے یہ

جھوٹ بول رہے ہیں۔اب وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے چودھویں صدی کا مرزا کی طرح ذکر نہیں کرتے، بلکہ آخری زمانہ کہتے ہیں، لیکن اس صورت میں مرزا قادیانی کی تحریروں کا کیا بنے گا؟ جب میں بدقسمتی سے قادیانی تھا تو دوسرے قادیانوں کی طرح صرف قادیانیوں کی لکھی ہوئی اور مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتابیں ہی پڑھا کرتا تھا۔ کیوں کہ جماعت احمدیہ ہمیں کوئی اور کتاب پڑھنے کے لیے نہیں دیتی تھی۔قادیانیوں کی اکثریت کو پتہ ہی نہیں کہ حدیث کی کتاب کیسی ہوتی ہے؟ وہ مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتابوں کو ہی الہامی کتابیں اور حدیثیں سمجھتے ہیں۔عام مسلمان اور مولوی حضرات انہیں مرزا قادیانی کے جھوٹوں پر گھیر لیتے ہیں تو یہ قادیانی پریشان ہو جاتے ہیں۔(مرزا امام وقت یا دجال وقت)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی تقابلی جائزہ

امام مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یعنی محمد ہوگا...... جب کہ مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

آپ کے والد کا نام حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام پر (یعنی عبداللہ) ہوگا...... جب کہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے (یعنی سید) ہوں گے...... جب کہ مرزا قادیانی مغل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ابوعبداللہ یا ابوالقاسم ہوگی...... جب کہ مرزا قادیانی کی کوئی کنیت نہ تھی۔

ظہور مہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دُنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دُنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

مرزائی بتائیں کہ کیا مرزا کے دعویٰ مہدویت کے وقت زمین ظلم و جور سے بھر چکی تھی تو کیا تمھارے مہدی نے ظلم و جور ختم کر دیا اور پوری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیا؟ بلکہ مرزا کے دور کے بعد ظلم و جور کو جو ترقی ملی ہے اس کی مثال گذشتہ صدیوں میں نہیں ملتی۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے جس کی مدت ۷ سال سے ۹ سال تک کے درمیان ہوگی۔کیا مرزا قادیانی کو ایک دن بھی حکمرانی نصیب ہوئی؟

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کے زمانہ میں آپس میں محبت و الفت کا وہ رنگ ہوگا جو حضرات صحابہ کے دور میں تھا اور تمام مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ مرزائیوں کے مہدی کے زمانے میں فتنے کتنے تھے اور مرزا قادیانی کے بعد فتنے زیادہ ہوئے یا فتنوں کا خاتمہ ہو گیا؟ کیا مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح بن گئے ہیں یا بھائیوں کے درمیان بھی عداوتیں بڑھ گئیں؟

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی میں مشابہت کیسے؟؟

مرزا قادیانی کا نام، کنیت، ماں کا نام اور باپ کا نام وغیرہ حضرت مہدیؓ سے بالکل مختلف ہے۔اس کا حلیہ، حالاتِ زندگی اور سیرت حضرت مہدیؓ سے بالکل مختلف اور الٹ تھی۔ احادیث مبارکہ کی رو سے حضرت مہدیؓ اولاد فاطمہ میں سے ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا۔حضرت مہدیؓ کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا جبکہ وہ علاقے میں گھسیٹی کے نام سے مشہور تھی۔ حضرت مہدیؓ کے والد محترم کا نام عبداللہ ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا جو قادیانی روایات کے مطابق انگریزوں کا ٹاؤٹ اور بے نمازی تھا۔

حضرت مہدیؓ خانہ کعبہ کا طواف کررہے ہوں گے تو مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ سے بیعت کرے گی۔ بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی:

هذا خليفه الله المهدى فاستمعوا له واطيعوا

اس کے برعکس مرزا قادیانی نے ساری زندگی مکہ کا رخ نہ کیا۔ کبھی خواب میں بھی کعبہ شریف کی زیارت نصیب نہیں ہوئی بلکہ جب مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء میں ہوشیار پور میں اپنے چیلوں سے اپنے مہدی ہونے کی بیعت لی تو اس وقت آسمان سے یہ ندا آئی ہوگی ھذا خلیفۃ الشیطان فلا تستمعو الہ ولاتطیعو۔ پوری دُنیا کے تمام مشائخ عظام وعلمائے کرام اور عام مسلمانوں نے مرزا قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ اور اس کے کفریہ عقائد وعزائم کی تکذیب کی اور متفقہ طور پر اسے مرتد، زندیق اور واجب القتل قرار دیا۔ مکہ معظمہ کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی ملکوں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کی تکذیب کی تشہیر کی گئی کہ امام مہدی ملک عرب کے والی حکومت ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی عرب کا بادشاہ تو کجا؟ قادیان کا نمبر دار بھی نہ تھا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ امام مہدی کی بیعت بین الرکن والمقام ہوگی۔ یعنی خانہ کعبہ کے رُکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی۔ لوگ ان کی بیعت کرنا چاہیں گے اور وہ بیعت لینے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن پھر لوگوں کے اصرار سے بیعت لیں گے اور جہاد قائم کریں گے۔

(تفصیل فقیر گزشتہ اوراق میں عرض کر چکا ہے)

ادھر مرزا قادیانی کو دیکھیے کہ خود لوگوں کے پیچھے پڑا رہا کہ مجھے امام مانو اور میری بیعت کرو جبکہ جہاد کے متعلق کہا کہ وہ اب موقوف ہے جو اس کا نام لے گا، وہ کافر ہے۔

اس حدیث کے رو سے جب امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت کا رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان واقع ہونا مسلم ہے تو معلوم ہوا کہ امام مہدی طواف کعبہ بھی

کریں گے۔ لیکن دوسری طرف دیکھو تو مرزا قادیانی کو حج ہی نصیب نہیں ہوا۔ ساری عمر قادیان کے گول کمرے ہی میں بیعت لیتا رہا۔ خانہ کعبہ پہنچا نہ وہاں جا کر بیعت لی۔

دیگر یہ کہ حضرت امام مہدی بیعت جہاد کے لیے لیں گے۔ جیسا کہ ان کے بعد واقعات سے ثابت ہے۔ لیکن مرزا قادیانی محض پیری مریدی کے لیے بیعت لیتا رہا اور تحصیل زر کرتا رہا۔ جو حقیقت الوحی میں مذکور ہے اور اس طریق سے حاصل کردہ روپیہ زندگی میں ذات خاص اور اپنے اہل وعیال کے مصارف میں خرچ کرتا رہا اور بعد موت کے اپنے وارثوں کے لیے چھوڑ گیا۔

مرزا قادیانی نے لکھا کہ حضرت مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (انجام آتھم صفحہ 325 تا 328 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325 تا 328) میں اپنے 313 چیلوں کے نام لکھے جن میں 17 افراد ایسے تھے جو مدتوں پہلے فوت ہو چکے تھے۔ گویا اس وقت مرزا قادیانی کے ساتھ صرف 296 افراد تھے۔ اس مذکورہ فہرست کے سیریل نمبر 91، 93، 96، 99، 100، 107، 113، 132، 134، 147، 148، 169، 283، 286، 293، 295 اور نمبر 310 پر درج افراد مدتوں کے فوت شدہ تھے جو مرزا قادیانی نے بغیر کسی وجہ کے اپنی لسٹ میں شامل کر لیے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فہرست کے سیریل نمبر 159 پر ڈاکٹر عبدالحکیم کا نام ہے جو پٹیالہ کی مشہور معروف شخصیت تھی اور تقریباً 25 سال تک مرزا قادیانی کے خاص الخاص اور جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص 808 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 537) میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا تعارف ان الفاظ میں کروایا ہے۔

حبی فی اللہ میاں عبدالحکیم خان جوان صالح ہے۔ علامات رشد وسعادت اس کے

چہرہ سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ اُمید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدماتِ اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے گا۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی کی اور ان کو شمع ہدایت سے منور فرمایا۔ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان سے اسلام کی خدمات لی جائیں۔ اس لیے ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کاذب ہے، عیار ہے اور مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی عبرتناک موت سے مرے گا۔ چنانچہ ان کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور مرزا قادیانی، ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ہی 1908ء میں عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا۔ مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے درمیان سب سے بڑی وجہ جو اختلافات کا باعث بنی، وہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں کو کافر کیوں کہتا ہے؟ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خاں کو جماعت (مرزائیہ) سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 49 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مذکورہ چیلے قادیان میں کبھی ایک وقت میں اکٹھے نہیں ہوئے۔ 17 آدمی جو مردہ تھے، ان کو چھوڑ کر باقی 296 تو زندہ تھے، ان کے لیے قادیان میں جمع ہونا ممکن تھا۔ اگر وہ قادیان میں جمع نہیں ہوئے تو حدیث کی صداقت کیسے ہوسکتی ہے؟

اس کے علاوہ ایک اور دلیل سے مرزا قادیانی ہرگز مہدی نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خود لکھتا ہے:

سوسنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انھیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔ لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا

کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ 458 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 344 از مرزا قادیانی)

ہمیں مرزا قادیانی کے الہامی حافظہ پر حیرت اور تعجب ہے کہ اس نے پہلے تو بڑے زور و شور اور وثوق سے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس سے انکاری ہوگیا۔ مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا عبارت میں کسی تاویل یا استعارہ کی گنجائش نہیں۔ قادیانیوں کے لیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ مہدی کا آنا صحیح نہیں ہے اور پھر خود ہی اس کا مدعی بن بیٹھا۔ سچ ہے کہ جب کسی کے دماغ میں فتور آ جاتا ہے تو اسے اگلی پچھلی تمام باتیں بھول جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 191 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! مرزا قادیانی اور حضرت مہدی میں کوئی مماثلت یا مشابہت نہیں پائی جاتی البتہ مرزا قادیانی اور جھوٹے مہدی سوڈانی کے حالات وغیرہ میں کچھ مماثلت پائی جاتی ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔

1- مرزا قادیانی 1839ء میں پیدا ہوا جبکہ مہدی سوڈانی بھی اسی سال پیدا ہوا۔

2- مہدی سوڈانی نے 1889ء میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جبکہ مرزا قادیانی نے بھی اسی سال مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

3- مہدی سوڈانی کا نام محمد احمد تھا جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ہے۔ دونوں کے نام میں لفظ احمد مشترک ہے۔

4- مہدی کاذب سوڈان میں پیدا ہوا جبکہ مرزا قادیانی قادیان میں۔

5- مہدی سوڈانی اپنے آپ کو عالم، فاضل اور مناظر سمجھتا تھا، جبکہ مرزا قادیانی

بھی خود کو عالم، فاضل اور مناظر کہلواتا تھا۔

6- مہدی سوڈانی خوبصورت عورتوں کا شائق تھا جبکہ مرزا قادیانی کے بارے میں بھی ایسے ثبوت ملتے ہیں۔

7- البتہ ایک بات میں مہدی سوڈانی، مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہے کہ مہدی سوڈانی کے پاس 3 لاکھ جان نثار فوج موجود تھی جبکہ مرزا قادیانی کے پاس صرف 313 جبکہ مردے نکال کر 296 خاص چیلے تھے۔ اور ایک بات میں مرزا قادیانی کے سکو رمہدی سوڈانی سے بہت زیادہ ہیں کہ مہدی سوڈانی نے صرف مہدویت کا دعویٰ کیا جبکہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی اور نہ جانے کیا کچھ ہونے کا دعویٰ کیا۔ مہدی سوڈانی صحت منداور کڑیل جسم کا مالک تھا جبکہ مرزا قادیانی بیماریوں کا ہسپتال تھا۔

قادیانیت کے متعلق حقائق فقیر نے اپنی اس تحریر میں عرض کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو مذاہب باطلہ سے شر سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین

بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان